سوال

(326)انعامی بانڈز کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا انعامی بانڈز کی رقم کھانا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انعامی بانڈز بیچ کر درحقیقت حکومت عوام سے قرض لیتی ہے، اور بانڈز کے نام سے قرض کی رسید جاری کرتی ہے، قرض دینے پر لوگوں کو آمادہ کرنے کیلئے حکومت نے یہ اسکیم بنائی ہے، کہ پرائز بانڈ خرید نے والوں کو ان کی اصل رقم کی واپسی کے ساتھ کچھ اضافی رقم بھی بطور انعام دی جاتی ہے، لیکن تمام قرض دہندگان کو نہیں، بلکہ وہ رقم بذریعہ قرعہ اندازی بعض خریداروں کو دی جاتی ہے، اس میں سے جو رقم ملتی ہے، وہ یقینی طور پر سود ہے، اس لئے ایسا معاملہ کرنا حرام اور ناجائز ہے۔

اس میں سود، جوا، بیع مالا یملک، تینوں قباحتیں شامل ہیں۔ حکومت عوام سے لی گئی اس رقم کو سودی وغیر سودی کاروبار میں لگاتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والے سود کو لفظ "انعام" استعمال کر کے مختلف افراد میں تقسیم کرتی ہے۔

لہذا اس میں سود کا گند بھی شامل ہے۔

اسی طرح جوئے کی جس طرح اور بہت سی اقسام ہیں انہی میں سے ایک قسم یہ بھی ہے کہ مختلف افراد ایک جیسی رقم ایک ہی کام پر لگائیں اور ان میں سے کسی کو منافع زیادہ حاصل ہو اور کسی کو کم یا کسی کو ملے اور کسی کو نہ ملے، پرائز بانڈز میں یہی عمل کارفرما ہوتا ہے لہذا اس میں جوا بھی ہے۔

اور پھر ان پرائز بانڈز کو آگے سے آگے بیچا جاتا ہے۔ یعنی اصل زر بائع کے پاس نہیں ہوتا بلکہ اسکی رسید ہوتی ہے اور وہ اس رسید کو ہی فروخت کر دیتا ہے۔

یہ بھی شریعت اسلامیہ میں ممنوعہ کام ہے۔

ان تین بڑی بڑی قباحتوں کی بناء پر یہ بانڈز اور انکا کاروبار ناجائز وحرام ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ